دیوبندی کرتوت

کے

چند نمونے

از

سید محمد عاقل ہمدآنی قادری

ابوالعادل سید محمد عاقل ہمدانی قادری

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دیوبندی کرتوت کے چند نمونے

مرتب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سید محمد عاقل ہمدآنی قادری

کمپیوٹر رائزر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایضاً

مطبوعہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ غیر مطبوعہ

نظر ثانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔13رجب المرجب 1439ھ/31مارچ2018ء

ای میل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔aaqilh866@gmail.com

کلام رضا

دشمن احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

ذکر ان کا چھیڑیئے ہر بات میں چھیڑنا شیطان کا عادت کیجئے

مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں ذکر آیات ولادت کیجئے

غیظ سے جل جائیں بے دینوں کے دل یارسول اللہ کی کثرت کیجئے

حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب اب شفاعت بالمحبت کیجئے

ملحدوں کا شک نکل جائے حضور جانب مہر پھر اشارت کیجئے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

ظالمو محبوب کا حق تھا یہی عشق کے بدلے عدوات کیجئے

بیٹھتے اٹھتے حضور پاک سے التجا و استعانت کیجئے

غوث اعظم آپ سے فریاد ہے زند ہ پھر یہ ملت کیجئے

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضاؔ

یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

یَا رَسُوْلَ اللہِ اُنْظُرْ حَالَنَا

یَا حَبِیْبَ اللہِ اِسْمَعْ قَالَنَا

اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ہَمٍّ مُّغْرَقٌ

خُذْ یَدِیْ سَہِّلْ لَّنَا اَشْکَالَنَا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ عزوجل نے انسان کو اشرف المخلوق بنا کر اس کو عقل و شعور کی دولت مرحمت فرمائی تاکہ اچھائی اور برائی میں تمیز کر کے اچھائی کو اپنائے اور برائی سے دور رہے اور عمل صالح کر کے اللہ رب العزت جل جلالہ کی خوشنودی حاصل کرے۔ عمل صالح کرنے کے بعد اگر کسی کا اعتقاد جو اللہ عزوجل ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہے اس میں اگر بد عقیدگی کا شگاف پڑ گیا تو سب عمل صالح برباد۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ہر نماز کی ہر رکعت میں اللہ رب العزت جل جلالہ کے حضور یہ دعا کرتے ہیں کہ یا باری تعالیٰ ہمیں سیدھا رستہ چلا۔ ان کا رستہ جن پر تیرا احسان (انعام واکرام) ہوا۔

اب ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ اللہ عزوجل کا انعام واکرام کس پر ہے؟ تو قرآن مجید فرقان حمید اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ رب العزت جل جلالہ کا انعام واکرام انبیاء کرام پر، صدیقین پر، شہداء پر، اور صالحین پر ہے۔

یہاں یہ بھی پتہ چلا کہ جو عقیدہ اس مقدس گروہ کا ہے وہی باعث نجات ہے کیونکہ اسلام میں پہلی شرط عقیدہ پر ہے عمل بعد کا حصہ ہے اگر عقیدہ درست تو سب اعمال درست اور اگر عقیدہ میں فساد آگیا تو سب اعمال برباد۔

مسلمان اسی نجات پانے والے مقدس گروہ کے رستے پر چل رہے تھے کہ مدرسہ دیو بند سے ایک نئے عقیدے کا پرچار ہونے لگا۔ جبہ و دستار کے پردے میں شیطان اپنا کام کرنے لگا اور سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے جبہ و دستار کے خوشنما جال میں پھنسا کر انکا دین وایمان برباد کرنے لگا۔ ان دین کے لٹیروں نے اللہ اللہ کا نام لے کر سادہ لوح مسلمانوں کو سلف وصالحین سے برگشتہ کر کے اپنی عظمت و پارسائی کا ڈھنڈورا پیٹا اور اپنی پارسائی کی آڑ میں باطل اور ایمان سوز دعوے کئے اور جماعت کے لوگوں نے انھیں علماء کی تعریف وتوصیف میں زمین وآسمان ایک کر دیئے۔ مگر جب آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وتوصیف کی بات ہو تو بغض وعداوت سے ان کے دل پھٹ جاتے ہیں اور طرح طرح کے فتوے داغے جاتے ہیں۔

مسلمانوں کے نزدیک قطب علم ایک بہت ہی بلند مقام ہے جو حضور سیدنا غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہجیسے اولیاء کبار کے لائق ہے لیکن دیوبندی جماعت کے لوگوں نے یہ لقب بڑی فراخدلی سے اپنے علماء کے لئے استعمال کیا ہے۔

ہم نے اس کتابچے میں انھیں لوگوں کے علماء کی کتابوں سے چند حقائق بیان کر کے جبہ و دستار کے پردے میں اس بھیانک بے دینی و گمراہی کا پردہ چاک کیا ہے تاکہ سادہ لوح مسلمان بے دینی و گمراہی کے اس جال سے بچ سکیں اور جان سکیں کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے؟ کیا سچ ہے کیا جھوٹ ؟ ضمیر کا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں دے دیا

ہے۔آپ اپنے ضمیر سے خود فیصلہ طلب کرلیجئے جواب مل جائے گا۔ ہم نے اس کتاب کا نام ''دیوبندی کرتوت کے چند نمونے'' تجویز کیا ہے۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے ہمیں حق سننے، حق سمجھنے اور قبول کرنے کی اور ضد وعناد سے بچنے کی توفیق عطافرمائے۔آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

نیاز مند

ابوالعادل سید محمد عاقل ہمدانی قادری

خُدایا بحقِ بنی فاطمہ
کہ برقولِ ایماں کُنی خاتمہ
اگر دعوتم ردکُنی برقبول
من ودست و دامانِ آلِ رسول

دیوبندی جماعت کا یہ مزاج ہے کہ اگران کی جماعت کے بزرگوں کے تعریف و توصیف کرو تو بڑی خندہ پیشانی سے قبول کرتے ہیں شرک وبدعت کے فتوے یاد نہیں آتے۔ مگر جب محبوبان بارگاہ الہی کی تعریف و توصیف کردو تو فوراً شرک و بدعت کا ہتھوڑا لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

دیوبندی مکتبہ فکر کی شخصیت جو کہ ہمارے اس کتابچے کا موضوع ہے وہ اپنی جماعت میں ایک بہت ہی بڑی ہستی مانی جاتی ہیں جن کو جماعت کے لوگ ان القاب سے یاد کرتے ہیں ملاحظہ کیجئے۔

مولوی محمد عاشق الہی میرٹھی لکھتے ہیں۔

"قطب العالم قدوۃ العلماء غوث الاعظم اسوۃالفقہاء جامع الفضائل و الفواضل العلیہ مستجمع الصفات و الخصائل البہیتہ السنیہ حامی دین مبین مجدد زماں وسیلتنا الی اللہ الصمد الذی لم یلد ولم یولد شیخ المشائخ"۔

(تذکرۃالرشید، جلد 1 صفحہ 2)

اور مدرسہ دیوبند کے ننگ اسلاف صدر المدرسین اور دیوبندی لوگوں کے شیخ الہند کے جانشین جناب مولوی حسین احمد ٹانڈوی ثم مدنی لکھتے ہیں۔

"حضرت مولانا شمس العلماء العالمین و بدر الفضلاء الکاملین
ابو حنیفہ الزماں جنید الدوراں امام ربانی و محبوب سبحانی"۔

(الشہاب الثاقب، صفحہ 80)

مولوی عاشق الہی میرٹھی ایک اور جگہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی زبانی لکھتے ہیں۔

"ملجا و ماویٰ میزاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علی العالمین غیاث
المریدین غوث المسترشدین نائب رسول رب العالمین قطب زمانہ
مجتہد عصر وادانہ حضرت مولائی و مرشدی"۔

(تذکرۃ الرشید جلد 1 صفحہ 149)

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ اتنے القاب کی جامع تو کوئی عظیم ہستی ہو سکتی ہے۔ جی ہاں یہ شخصیت دیوبندی جماعت کے لئے ایک عظیم ہستی مانی جاتی ہے اور اس شخصیت کا قول و فعل اس جماعت میں ممتاز حیثیت رکھتا ہے آپ بے قرار ہوں گے کہ آخر اس شخصیت کا نام کیا ہے ؟ لیجئے آپ کی بے قراری ختم کر کے پردہ اٹھاتے ہیں یہ ہیں جماعت دیوبند کے سرخیل جناب رشید احمد گنگوہی۔

جماعت دیوبند میں یہ رشید احمد گنگوہی کیا ہیں یہ تو آپ کو معلوم ہو گیا اب گنگوہی صاحب کی بلند بالا عظمت دیوبندی جماعت کے مجدد حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی رشید احمد گنگوہی کے الفاظ اس حکایت میں یوں نقل کرتے ہیں ملاحظہ کیجئے۔

"خانصاحب نے فرمایا کہ حضرت گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ نے
مولوی محمد یحییٰ صاحب کاندھلوی سے فرمایا فلاں مسئلہ شامی میں دیکھو

مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت وہ مسئلہ شامی میں تو نہیں۔
فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے لاؤ شامی اٹھالاؤ۔ شامی لائی گئی حضرت اسوقت
آنکھوں سے معذور ہو چکے تھے شامی کے دو ثلث بائیں طرف کر کے
صفحہ پر نیچے کی جانب دیکھو۔ دیکھا تو وہ مسئلہ اسی حصہ میں موجود تھا
سب کو حیرت ہوئی۔ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ
فرمایا ہے کہ میری زبان سے غلط نہیں نکلوائے گا"۔

(حکایات اولیاء، صفحہ 266 حکایت 307)

اس مقام پر مولوی اشرف علی تھانوی نے یہ حاشیہ لکھا ہے ملاحظہ کیجئے۔
وہی مقام نکل آنا گو اتفاقاً بھی ہو سکتا ہے مگر قرآئن سے یہ باب کشف سے
معلوم ہوتا ہے ورنہ جزم کیسا تھ نہ فرماتے کہ فلاں موقع پر دیکھو اور غلط سے مراد بے
اصل ہے خطائے اجتہاد کی نفی مراد نہیں۔

(حکایات اولیاء، صفحہ 266)

مذکورہ بالا عبارت سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آتی ہیں کہ

1) مکتبہ دیوبند میں گنگوہی صاحب کی شان بڑی اُونچی ہے اور ان کا اعتقاد ہے کہ گنگوہی صاحب، صاحبِ کشف تھے۔
2) دیوبندی جماعت میں گنگوہی صاحب کا اتنا بڑا رتبہ ہے کہ گنگوہی صاحب اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے۔
3) دیوبندی جماعت کو گنگوہی صاحب کے اس بیان پر یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گنگوہی سے وعدہ فرمالیا ہے کہ کوئی غلط بات ان کے منہ سے نہیں کہلوائے گا۔ جبھی تو وعدہ فرمالیا کہ غلط بات نہیں نکلوائے گا۔

4) دیوبندی جماعت کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ گنگوہی صاحب کی زبان صرف حق بات نکلتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمالیا ہے۔

دیوبندی مکتبہ فکر کے افراد کا عجیب مزاج ہے کہ اگر بات ان کے اپنے علماء کی ہو تو ان کی مدح وستائش میں اتنے بڑھ جاتے ہیں کہ ان کا نام کم درجے میں سننا پسند نہیں کرتے۔ مگر جب انبیائے کرام اور اولیائے عظام کی بات ہو تو پیٹ میں اینٹھن شروع ہو جاتی ہے پھر یوں زور دار فتویٰ صادر کرتے ہیں۔

> "کسی بزرگ کی شان میں زبان سنبھالکر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو وہی کرو اور اس میدان میں منھ زور گھوڑے کی طرح مت دوڑو کہیں اللہ کی جناب میں بے ادبی نہ ہو جائے"۔

(تقویۃ الایمان، صفحہ 101)

آپ کی خدمت میں یہ گوش گزار کرتے چلیں کہ تقویۃ الایمان کوئی عام مصنف کی کتاب نہیں بلکہ یہ وہابیہ ،دیوبندیہ، مودودیہ وغیرہ جماعتوں کے امام کی کتاب ہے جس کا نام "اسماعیل دہلوی قتیل" ہے۔اسی تقویۃ الایمان کتاب کے متعلق رشید احمد گنگوہی دیوبندی جماعت کے قطب عالم اور غوث الاعظم لکھتے ہیں کہ :۔

> "کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر ہے"۔

(فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ 192)

دیکھئے مولوی محمد عاشق الٰہی میرٹھی، مولوی حسین احمد ٹانڈوی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنے گرو کو کیسے کیسے القاب سے نوازا اور گنگوہی کی شان بیان کی یہی تو پیر پرستی ہے۔ مگر جب نبی اکرم، شفیع المذنبین، احمد مختار، کائنات کے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اولیائے امت کی بات ہو تو دل کا بغض کس طرح عیاں ہوتا ہے۔

کیا جب مذکورہ بالا جماعت کے مولویوں نے جب اپنے گرو کی شان بیان کی تو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں بے ادبی ہوئی یا نہیں؟ جگہ جگہ بشر کی سی تعریف رٹنے والوں نے صرف بشر ہی کی سی تعریف کیوں نہ کی؟ کیا یہ فتویٰ جماعت دیوبند کے پیش نظر نہیں تھا، تھا تو پھر اپنے امام کے قول سے کیسے منحرف ہوگئے۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے آیا ان کے امام کا فتویٰ غلط تھا یا یہ جو اپنے گنگوہی کی شان رطب لسان ہیں کیا یہ لوگ غلط ہیں؟۔ایک نہ ایک تو غلط ہے یہ ایسی ہڈی ان کے گلے میں اٹک گئی کہ اُگلے چین نہ نگلے چین۔

اب ہم آپ کے ضمیر پر فیصلہ چھوڑتے ہیں کہ کیا یہ بات ثبوت کے طور پر کافی نہیں کہ ان لوگوں کے دل میں صرف اپنے علماء ہی کا احترام ہے کسی نبی، ولی کا احترام نہیں اور تقویۃ الایمان کی عبارت اس بات پر گواہی دے رہی ہے جس کے مصنف جماعت دیوبند کے امام مانے جاتے ہیں۔

مذکورہ بالا حکایت پر دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے جو حاشیہ لکھا ہے کہ گنگوہی صاحب کو یہ بات کشف سے معلوم ہوئی ورنہ جزم کے ساتھ نہ فرماتے۔ تو کشف کے بارے میں مولوی اسماعیل دہلوی مصنف تقویۃالایمان کا یہ فتوی کیوں یاد نہ رہا کہ:۔

"یہ سب جو غیب دانی کا دعویٰ کرتے ہیں کوئی کشف کا
دعویٰ رکھتا ہے کوئی استخارہ کا عمل سکھاتا ہے یہ سب جھوٹے ہیں اور
دغا باز"۔

(تقویۃ الایمان، صفحہ 34)

اس عبارت کی روشنی میں کیا گنگوہی اور تھانوی جھوٹے اور دغا باز ثابت ہوتے
ہیں یا نہیں ؟

یہاں ذرا ایک لمحہ رکیے اور سوچئے کہ کیا یہ لوگ اسلام کی خدمت کر رہے ہیں یا
انہوں نے اسلام کو بدنام کر کے رکھا ہوا ہے ؟

اب آیئے دیوبندی جماعت کے غوث الاعظم کا ایک دھماکا خیز اعلان پڑھیئے اور
سر دھنیئے۔ تذکرۃ الرشید کے مصنف مولوی محمد عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں کہ :۔

"مولوی رشید احمد گنگوہی نے کئی مرتبہ بحیثیت تبلیغ یہ الفاظ
فیض ترجمان سے فرمائے کہ سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان
سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں
ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر"۔

(تذکرۃ الرشید جلد 2 صفحہ 17)

پچھلا واقعہ تھانوی صاحب نے بیان کیا تھا یہ واقعہ سوانح گنگوہی کے مصنف
جناب محمد عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں۔ جماعت دیوبند کے قطب عالم گنگوہی صاحب کے
مندرجہ بالا دعویٰ سے چند باتیں سامنے آتی ہیں :۔

1) گنگوہی صاحب کی زبان سے جو نکلتا ہے وہ حق ہی نکلتا ہے غلط بات نہیں نکلتی کیونکہ رب تعالیٰ نے وعدہ فرمار کھا ہے۔اور یہ اعلان ایک دفعہ نہیں کہا بلکہ تین مرتبہ اعلان کیا۔

2) گنگوہی صاحب کے زمانے میں گنگوہی کے علاوہ کسی فرد کی زبان حق بولنے سے آشنا نہیں تھی۔

3) جس کو نجات کی ضرورت ہے وہ گنگوہی صاحب کا اتباع کرے کیونکہ گنگوہی کی اتباع کے بغیر نجات ممکن نہیں کیونکہ خود اعلان کر رہے کہ ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔

لطیفہ۔جب دیوبندی جماعت کے قطب عالم رشید احمد گنگوہی صاحب یہ دعویٰ کر رہے تھے ان دنوں موصوف حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ کے مرید تھے۔اب گنگوہی صاحب کہ یہ کہنا کہ میری زبان سے جو نکلتا ہے حق نکلتا ہے تو سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا گنگوہی صاحب کے پیرو مرشد کی زبان حق سے ناآشنا تھی؟اور کیا پیرو مرشد کی نجات مرید ہی کے اتباع پر موقوف تھی؟ایسے انوکھے اور نرالا مرید شاید ہی دنیانے دیکھا ہو کہ مرشد کی نجات مرید کی اتباع پر موقوف ہو۔

یہاں پر یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے کہ گنگوہی صاحب کا یہ دعویٰ کہ ہدایت و نجات میرے اتباع پر موقوف ہے ایک عام مسلمان بھی یہ بات جانتا ہے کہ یہ نشانی صرف پیغمبر کی ہی ہو سکتی ہے۔پھر یہاں پر یہ بات بھی سامنے آتی ہے کیا معاذاللہ اب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع کازمانہ گزر گیااب ہدایت و نجات کا دارومدار "نئے ہادی" کے اتباع پر ہے۔

تاریخ اسلام کا مطالعہ کر لیجئے اور سلف و صالحین کے واقعات عظمت نشان پڑھ لیجئے کسی بڑے سے بڑے بزرگ نے اس قسم کا دعویٰ نہیں کیا حتی کہ پیران پیر روشن ضمیر محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس قسم کا دعویٰ نہیں کیا کہ ہدایت و نجات کا دارو مدار میرے اتباع پر ہے حالانکہ ان کی پوری زندگی اتباع رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں گزری اور ان کی زندگی ہم مسلمانوں کے لئے سیدھے رستے پر چلنے کا درس دیتی ہے۔

ایک عام مسلمان بھی یہ بات جانتا ہے کہ ہدایت و نجات اگر کسی کے اتباع پر موقوف ہے تو وہ آقائے کائنات فخر رسل خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع پر ہے۔جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں اور جو شک و شبہ کرے گا اُس کا ایمان غارت ہو جائے گا۔کیا یہ اقدام گنگوہی صاحب کا منصب رسالت کی طرف پیش قدمی تو نہیں تھا؟ غور کیجئے اور فیصلہ اپنے ضمیر سے لیجیے۔

یہاں پر ہم جماعت دیوبند کے مفتی مولانا محمد حسام اللہ شریفی کے حوالے سے فتوی درج کرتے ہیں جو انہوں نے"اطاعت واتباع" کے عنوان سے اخبار جہاں میں "کتاب وسنت کی روشنی" والے کالم میں دیا ہے۔ہم بمعہ سوال وجواب معن وعن درج کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

سوال: ۔اطاعت اور اتباع میں کیا فرق ہے ؟ اور حضور کی اتباع اور اطاعت کا کیا مطلب ہے ؟

جواب: ۔اطاعت نام ہے اس رویہ کا کہ جو حکم ملے اسے بجا لایا جائے۔اتباع کا دائرہ بہت وسیع ہے جو عمل بھی اس شخصیت سے منسوب ہو جسے اللہ کا رسول تسلیم کیا گیا ہے، جس پر ایمان لایا گیا ہے

اور اللہ کے نبی اور رسول کی حیثیت سے جس کی تصدیق کی گئی ہے۔اس شخصیت کی نشست و برخاست، اس کی گفتگو، اس کا رہن سہن، اس کی وضع قطع،اس کی تہذیب و ثقافت، اس کی پوری نجی اور مجلسی زندگی کی جو بھی انداز ہو۔اس اس پورے نقشے کو اپنی سیرت و کردار میں جذب کرنا اس رویہ اور اس کیفیت کا نام اتباع ہے اور اس کادائرہ بہت وسیع ہے۔ مسلمانوں کی تہذیب و تمدن کے اصل خدوخال اس اتباع رسول ﷺ سے وجود میں آتے ہیں۔

(اخبار جہاں، 16 تا 22 اگست 1999ء، صفحہ 50)

کیا اس حوالے سے جماعت دیوبند کے امام ربانی گنگوہی نے منصب نبوت کی طرف پیش قدمی کی جسارت نہیں کی؟ یہاں یہ فیصلہ آپ کے ضمیر پر چھوڑتا ہوں۔

خبر نہیں کیا ہے کام اس کا خدا فریبی یا خود فریبی
حقیقت سے ہے بے گانگی کرشمہ عقیدت و فرقہ پرستی

مزید آگے کا حال سنیئے کہ گنگوہی کی زبان سے کیا کیا نکلا؟ کیا یہ وہ حق ہے جو گنگوہی صاحب کی زبان سے نکلا یا پھر یہ شیطانیت کے روپ میں اور جبہ و دستار کے پردے اسلام کے خلاف سازش تو نہیں۔ اگر ہے تو پھر ان لوگوں کی اندھی عقیدت پر ماتم کیجئے۔اور دین و ایمان کے لیٹروں سے ہوشیار رہیے اور ایمان کی حفاظت کیجئے کہیں ایسا نہ ہوا کہ سادہ لوحی میں ایمان سے ہاتھ دو بیٹھیں۔

جماعت دیوبند کے قطب عالم جناب رشید احمد گنگوہی سے کسی نے سوال کیا کہ لفظ "رحمۃ للعالمین" مخصوص آنخضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں تو موصوف یہ فتویٰ صادر کرتے ہیں کہ :۔

"لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں
ہے بلکہ دیگر اولیاء انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم
ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ ﷺ سب میں اعلیٰ ہیں۔ لہٰذا اگر
دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔ فقط"

(فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ 218)

حالانکہ اللہ رب العزت جل جلالہ کا کلام قرآن مجید فرقان حمید اس بات پر شاہد ہے کہ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

اللہ رہے خود ساختہ قانون کا نیرنگ
جو بات کہیں فخر وہی بات کہیں ننگ

گنگوہی صاحب سے فتویٰ پوچھا گیا کہ نبی بخش، پیر بخش، سالار بخش، مدار بخش ایسے ناموں کا رکھنا کیسا ہے تو یوں فتویٰ دیتے ہیں کہ:۔

"ایسے نام موہم شرک ہیں ان کو بدلنا چاہیے"۔

(فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ 183)

مذکورہ بالا فتویٰ کا اطلاق خود مولوی رشید احمد گنگوہی کے پدری و مادری نسب نامے پر ہوتا ہے ملاحظہ کیجئے۔ والد کی طرف سے نسب نامہ اس طرح ہے۔

"رشید احمد گنگوہی بن ہدایت احمد بن پیر بخش بن غلام
حسن بن غلام علی"

(تذکرۃ الرشید، جلد 1 صفحہ 13)

والدہ کی طرف سے نسب نامہ اس طرح ہے۔

"کریم النساء بنت فرید بخش بن قادر بخش بن محمد صالح بن غلام محمد"

(تذکرۃ الرشید، جلد 1 صفحہ 13)

فیصلہ آپ پر چھوڑتا ہوں کہ فتویٰ کی روشنی میں کون مشرک کی اولاد ٹھہرتا ہے اور آیا اپنے فتویٰ کی روشنی میں اپنے بزرگوں کے نام تبدیل کیئے۔ مگر ایسا نہیں ، کیونکہ اصل مقصد تو امت مسلمہ میں انتشار پیدا کرنا ہے۔

کتاب ماضی کے اوراق اُلٹ کر دیکھو
نجانے کونسا صفحہ مُڑا ہوا نکلے
ہوجاتے ہیں ناراض یہاں عقل کے اندھے
آئینے قتیلؔ ان کو نہ تحفے میں دیا کر

گنگوہی صاحب سے سوال ہوا کہ محرم میں سبیل لگانا، شربت پلانا کیسا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ :۔

"محرم میں سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔ فقط"

(فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ 120)

مگر یہی گنگوہی صاحب چوہڑے چمار کی روٹی کے بارے میں فتویٰ دیتے ہیں کہ :۔

"چوہڑے چمار کے گھر کی روٹی میں حرج نہیں اگر پاک ہو"۔

(فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ 586)

گنگوہی صاحب سے مزید سوال ہوا کہ ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں۔ تو موصوف یوں فتویٰ دیتے ہیں کہ :۔

"اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں"۔

(فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ 562)

ایک جگہ گنگوہی صاحب سے یہ سوال ہوا کہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوّا کھانے والے کو کچھ ثواب ہو گا یا نہ ثواب ہو گا نہ عذاب، تو گنگوہی صاحب کہتے ہیں کہ :۔

"ثواب ہو گا"۔

(فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ 583)

گنگوہی صاحب سے سوال ہوا کہ ہندو ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا اور کھانا استاد و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں تو جناب کا یہ فتویٰ ہے کہ :۔

"درست ہے"۔

(فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ 561)

اب گنگوہی صاحب کی جماعت کے لوگوں کو چاہیے کہ ہندوؤں کی ہولی و دیوالی کے تہواروں پر کوّے کا گوشت پکا کر پھر چوہڑے چمار کے گھر کی روٹی لے کر اور ساتھ میں ہولی و دیوالی کی کھیلیں اور پوریاں لے کر خوب ڈٹ کر کھائیں اور جب اس غذا سے پیٹ بھر جائے تو ہندوؤں کی سودی پیاؤ سے جی بھر پانی پیءں کیونکہ یہ سب تو ان کے فتویٰ کی رو سے جائز ہے۔ استغفر اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شوربہ ہی کھائے
بٹیر ہاتھ نہ آئی تو زاغ لے کے چلے

یہاں پر ان لوگوں کی اصل ذہنیت کا پتہ چلتا ہے کہ ان کو اولیاء اللہ سے کتنا بغض ہے کہ جو چیزیں حلال ہیں یعنی عشرہ محرم میں سبیل کا پانی، شربت وغیرہ ان کے نزدیک حرام ہیں (معاذاللہ) مگر ہندوؤں کی مذکورہ بالا اشیاء اور کوّے کا گوشت حلال۔ اور یہ حقیقت مسلمہ ہے پاک چیزیں پاک لوگ ہی استعمال کرتے ہیں اور گندی اشیاء گندے لوگ ہی پسند کرتے ہیں۔

اس بات سے آپ اندازہ لگائیں کہ مسلمانوں کے اندر کس طرح افتراق و انتشار کا بیج بویا جاتا ہے اور سادہ لوح مسلمانوں کو آپس میں دست و گریبان کر کے انگریز دوستی کا حق ادا کیا گیا ہے اور کیا جا رہا ہے۔ اس سے آپ بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ وہی رشید احمد گنگوہی ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حق صرف ان کی زبان پر جاری ہوتا ہے، کیا حق اسی کا نام ہے کہ میلاد و فاتحہ اور سبیل کا پانی و شربت تو حرام ہے مگر ہندوؤں کا تہوار کا کھانا جائز ہے۔ استغفر اللہ۔

ہمارے سلف و صالحین ہمیشہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جشن میلاد مناتے چلے آرہے ہیں مگر امت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اجتماعی فعل میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف دل کا بغض اس فتویٰ کی شکل میں یوں ظاہر کرتے ہیں کہ :۔ (نقل کفر کفر نباشد)

"محفل میلاد شریف ہندوؤں کے سانگ اور جنم کنہیا سے بھی بدتر ہے"۔

(فتاویٰ میلاد شریف، صفحہ 14 بحوالہ حرمت مصاہرت، صفحہ 89)

اور لکھتے ہیں کہ

"محفل (میلاد) چونکہ زمانہ فخر علیہ السلام میں اور زمانہ صحابہ میں رضی اللہ تعالیٰ علہیم اجمعین اور زمانہ تابعین اور تبع تابعین اور زمانہ مجتہدین علیہ الرحمۃ میں نہیں ہوئی لہٰذا یہ مجلس (میلاد) بدعت ضلالہ ہے"۔

(فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ 228)

مزید بغض نبوی کا یوں ثبوت دیتے ہوئے کہتا ہے کہ۔

"عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام وتداعی اس میں بھی موجود ہے لہٰذا درست نہیں"۔

(فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ 30۔229)

گنگوہی صاحب سے مزید سوال ہوا کہ محفل میلاد جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ :۔

"ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے"۔

(فتاویٰ رشیدیہ کامل، 245)

ایک اور جگہ یوں فتویٰ داغتے ہیں کہ :۔

"انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے تداعی اور مندوب کے واسطے منع ہے"۔

(فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ 244)

آپ ملاحظہ کر رہے ہیں کہ جو امر ہمارے سلف و صالحین سے چلا آ رہا ہے گنگوہی صاحب کس بیدردی سے غلط ثابت کرنے پر بضد ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد مبارک سے بغض وعداوت کا مظاہرہ کر رہے ہیں حالانکہ خود گنگوہی صاحب کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ فیصلہ ہفت مسئلہ میں لکھتے ہیں۔

"اسمیں تو کسی کو کلام نہیں کہ نفس ذکر ولادت شریف حضرت فخر آدم سرور عالم ﷺ موجب خیرات و برکات دنیوی اور اخری ہے"۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ، صفحہ 3)

دیوبندی مجدد مولوی اشرف تھانوی حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ :۔

"فرمایا کہ مولود شریف تمامی اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا ہے"۔

(امداد المشتاق، صفحہ 50)

یہی مولوی اشرف علی تھانوی دوسری جگہ حاجی صاحب کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ :۔

"فرمایا ہمارے علماء مولود شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں تاہم علماے جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے"۔

(امداد المشتاق، صفحہ 55)

آپ دیکھ رہے ہیں کہ پیرو مرشد تو اس امر کو اچھا جانتے ہیں اور مرید (گنگوہی) ناجائز و حرام مانتے ہیں بڑے نرالے مرید ہیں کہ پیرو مرشد سے بھی سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نہ مانوں۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے کیا یہی حق گنگوہی صاحب کی زبان سے جاری ہوا ہے؟ کیا کوئی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے والا مسلمان گنگوہی صاحب کے ان مذکورہ بالا فتوؤں کو حق جانے گا؟ نہیں بالکل نہیں، تو لامحالہ ماننا پڑے گا کہ گنگوہی صاحب کی زبان پر شیطانی کلام جاری ہوتا رہا ہے۔ یا پھر گنگوہی صاحب کی عظمت و شان بڑھانے کے لئے جماعت دیوبند نے یہ واقعہ گھڑا ہے۔ فیصلہ تو آپ کے ضمیر نے کرنا ہے۔

پچھلے اوراق میں ہم نے گنگوہی صاحب کا ایک واقعہ حکایات اولیاء سے نقل کیا ہے جس میں گنگوہی صاحب باوجود نابینا ہونے کے شامی سے مسئلہ پلک جھپکنے میں نکال دیتے ہیں یعنی گنگوہی صاحب کو شامی اتنی ازبر تھی کہ وہی مسئلہ جو جماعت دیوبند کے لوگ نہ نکال سکے آناً فاناً نکال لیا یا دوسرے لفظوں میں کشف اتنا بڑھا ہوا تھا کہ شامی کی ہر سطر ان کے سامنے عیاں تھی تو مسئلہ فوراً نکال لیا اب ہم یہاں پر گنگوہی صاحب کا جھوٹ ان کی جماعت دیوبند کے لوگوں پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اسی شہرہ آفاق کتاب شامی میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق لکھا ہے کہ :۔

"جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین سے سر زد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتلاتے تھے لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدوں کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی پر انھوں نے اہل سنت اور علمائے اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا"۔

(شامی 209 بحوالہ محمد بن عبدالوہاب 187، محمد احسن)

اورمدرسہ دیوبند کے صدر المدرسین مولوی حسین احمد ٹانڈوی محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق لکھتے ہیں کہ :۔

"صاحبو محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداءً تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ یہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس نے اہل سنت و الجماعت سے قتل و قتال کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں سلف و صالحین اور اتباع کی شان میں

نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو
بوجہ اسکی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ چھوڑنا پڑا اور
ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوگئے الحاصل
وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا"۔

(الشہاب الثاقب صفحہ، 42)

تقریباً انھی الفاظ کے ساتھ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی کتاب "المہند علی المفند" جس پر علمائے دیوبند کی کثیر تعداد کی تصدیقات شامل ہیں صفحہ 28 پر بھی یہ واقعہ موجود ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے صدر المدرسین مولوی حسین احمد ٹانڈوی ثم مدنی مزید لکھتے ہیں کہ :۔

"محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جو اہل عالم و تمام
مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے
اموال کو انسے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے"۔

(الشہاب الثاقب، صفحہ 43)

اب آیئے دیوبندی جماعت کے قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی سے پوچھتے ہیں جن کا یہ دعویٰ ہے کہ حق ان کی زبان پر جاری ہوتا ہے وہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں اور بقول خود کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کی زبان سے غلط نہیں کہلوائے گا۔ لیجئے پڑھیئے اور ان حضرات کی اندھی تقلید دوغلہ پن اور تقیہ بازی پر ماتم کیجئے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی سے سوال ہو کہ محمد بن عبدالوہاب کیسے شخص تھے تو جواب دیتے ہیں کہ :۔

"محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عالم بالحدیث تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی"۔

(فتاویٰ رشیدیہ کامل، 266)

گنگوہی صاحب سے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں مزید سوال ہوا کہ وہابی کون ہیں اور محمد بن عبدالوہاب کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا تو گنگوہی صاحب جواب دیتے ہیں کہ :۔

"محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اس ان کے مقتدی اچھے ہیں"۔

(فتاویٰ رشیدیہ کامل، 266)

آپ اندازہ لگایئے کہ جس کو کتاب شامی ایسی یاد ہو کہ باوجود نابینا ہونے کے وہ مسئلہ نکال لیتے ہوں کیا اسی کتاب میں گنگوہی صاحب کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق فتویٰ یاد نہ رہا۔ اگر یاد نہ رہا تو گنگوہی صاحب کا دعویٰ باطل ہو گیا اگر پھر بھی جماعت دیوبند گنگوہی صاحب کی اندھی عقیدت کے تحت سچا ہی ثابت کرتے ہیں تو پھر صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند مولوی حسین احمد ٹانڈوی اور خلیل احمد انبیٹھوی کی کتاب المہند علیٰ المفند جس پر علمائے دیوبند کی تصدیقات ہیں جھوٹا ماننا پڑے گا۔

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیّاد آ گیا

یہاں پر ضمیر کا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ ان حضرات میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟ یا پھر سب کے یہی کرتوت ہیں۔

یہ چند حقائق صرف اس لئے بیان کئے گئے ہیں کہ سادہ لوح مسلمان ان کے جبہ و دستار کے پھندے میں پھنس کر اپنا اعتقاد اور ایمان برباد نہ کریں بلکہ سلف صالحین کے طریقے پر چلیں اور ان کے طریقوں سے محبت کرتے رہیں کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ:۔

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ۔(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

(ریاض الصالحین، جلد1 حدیث 371 صفحہ 225)

حضرت ابو موسیٰ شعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اور ایک روایت میں کہتے ہیں ہے کہ:۔

وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : الرَّجُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا یَلْحَقْ بِہِمْ ؟ قَالَ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ۔

(ریاض الصالحین، جلد1 حدیث 371 صفحہ 225)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی کہ ایک شخص ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے لیکن وہ ان سے ملاقات نہ کرسکا۔ فرمایا! آدمی اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

ایک اور حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّجُلُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ)

(ریاض الصالحین، جلد 1 حدیث 370 صفحہ 225)

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے آدمی کو دیکھنا چاہیے کہ اس کی دوستی کس کے ساتھ ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی)

سوچنا آپ کا کام ہے کہ آپ نے سلف و صالحین والے گروہ سے محبت رکھتے ہیں یا پھر اس نوپید جماعت کے ساتھ۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ۔

(اور ہمارے ذمہ نہیں مگر صاف پہونچا دینا)

غیر مطبوعہ کتب

- ایک حدیث تین باتیں
- ایک حدیث ایک بات تین تاکید
- درود شریف
- حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
- پیدائش مولیٰ کی دھوم
- میلاد قرآن و حدیث کی روشنی میں
- میلاد النبی ﷺ کا ثبوت
- بے مثل ولازوال محبت
- شان عظمت اہل بیت رضی اللہ عنہم
- عقائد امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ
- ایمان کی بنیاد
- اصلی چہرے
- انگریز کے ایجنٹ کون؟
- ننگے سر نماز
- پاکستان کے مخالف علماء
- حکیم الامت کی فحش باتیں
- زمین ساکن ہے
- بے ادبیاں اور گستاخیاں
- راہ ہدایت
- کیا جہاد قسطنطیہ میں یزید شریک تھا؟
- نماز کی باتیں
- باطل اپنے آئینے میں
- تحریک پاکستان اور معارف رضا
- وہابی جہاد کی حقیقت
- وسیلہ کا ثبوت
- علماء دیوبند کا دوغلہ پن
- دیوبندی کرتوت کے چند نمونے
- حکیم الامت کے ڈھنگ نرالے
- جہاد یا فساد
- خوابوں کی کہانی
- ایک چہرہ دوروپ
- مشابہت
- تقویۃ الایمان کا جائزہ
- مودودیت کیا ہے؟
- شب برات ایک عظیم رات